روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 29 مئی 2014ء 29 رجب 1435 ہجری 29 ہجرت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 121

روح اطاعت

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا تم آگ کے انگارے کیوں ہاتھوں میں پہنے پھرتے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو کسی شخص نے اس سے کہا انگوٹھی اٹھا لو کسی اور مصرف میں لے آؤ اس نے جواب دیا خدا کی قسم جسے خدا کے رسول نے پھینک دیا ہو میں اسے ہرگز نہیں اٹھاؤں گا۔

(صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریم خاتم الذہب حدیث نمبر:3897)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دل میں حضرت مسیح موعود سے فدائیت وعشق اور اطاعت شعاری کا غیر معمولی جذبہ موجزن تھا۔ حضرت اقدس کی تعلیم پر چلتے ہوئے آپ کے اندر بھی عجز وانکسار اور درویشی کا رنگ بہت نمایاں تھا۔ مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب حجام کی روایت ہے کہ

ایک مرتبہ وہ قادیان میں حضرت میاں شریف احمد صاحب کی کوٹھی حجامت بنانے کی غرض سے گئے تو دورانِ انتظار صوبہ سرحد کے ایک معزز دوست غلام محمد خان صاحب بھی ملاقات کی غرض سے تشریف لے آئے لیکن کرسی کے اوپر بیٹھنے کی بجائے بڑے عاجزانہ رنگ میں زمین پر بیٹھ رہے۔ جب حضرت میاں شریف احمد صاحب باہر تشریف لائے تو تیزی سے بڑھ کر ان کو اٹھایا کہ اوپر تشریف رکھیں لیکن وہ زمین پر بیٹھنے پر مصر رہے۔ بالآخر حضرت میاں صاحب کے اصرار کے بعد انہوں نے گزارش کی کہ دراصل میرے دل پر ایک واقعہ کا بڑا اثر ہے۔ اس لئے میں اپنے لئے خاکساری کو ہی پسند کرتا ہوں اور وہ واقعہ یہ سنایا کہ

حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں جب کبھی ہم قادیان آتے تو ہمیشہ ایک بوڑھے آدمی کو بڑی عاجزی اور انکساری کے ساتھ جوتیوں میں بیٹھے ہوئے دیکھتے۔ جب حضور کا وصال ہوا تو ہم بھی جلد از جلد قادیان پہنچے تاکہ اپنے محبوب کا آخری دیدار کرسکیں۔ قادیان پہنچتے ہی ہمیں خبر ملی کہ بہشتی مقبرہ کے ملحقہ باغ میں جماعت کے نئے امام خلیفۃ المسیح بیعت لے رہے ہیں۔ چنانچہ ہم بھی دوڑتے ہوئے وہاں حاضر ہوئے لیکن ہمارے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی جب دیکھا کہ وہی جوتیوں میں بیٹھنے والا بوڑھا حضرت مسیح موعود کے پہلے خلیفہ کی حیثیت سے بیعت لے رہا تھا۔ میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہ بتاتے ہوئے ان پر سخت رقت طاری ہوگئی اور روتے روتے کہا کہ اس وقت ہم نے سوچا کہ اللہ کیا شان ہے کہ مسیح موعود کی جوتیوں میں بیٹھنے والا آج مسند خلافت پر رونق افروز ہے۔

(سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ 349)

دعا اور محنت کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''اگر ہم نے یہ فضل جاری رکھنے ہیں تو عاجزی، محنت اور دعا کے ساتھ ان فضلوں کو جذب کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خاص طور پر ان لوگوں کو جن کے سپرد بعض جماعتی خدمات ہوئی ہوئی ہیں۔ وہ خاص طور پر اس بات کو مدنظر رکھیں کہ یہ فضل جذب کرنے کے لئے ہمیں عاجزی، انکساری اور دعا اور محنت کی ضرورت ہے۔''

(روزنامہ الفضل 18 فروری 2014ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

ضرورت اساتذہ

۞ نظارت تعلیم کو مندرجہ ذیل مضامین کے لئے کالج اور یونیورسٹی لیول کے (کل وقتی/ جز وقتی) اساتذہ کی ضرورت ہے۔ ایسے خواتین اور احباب جو کالج / یونیورسٹیز میں پڑھاتے رہے ہوں اور وقف کے جذبے سے خدمت کیلئے تیار ہوں وہ جلد نظارت ہذا سے رابطہ کریں۔

فزکس، میتھ، زوآلوجی، باٹنی، کیمسٹری، بائیوٹیکنالوجی، انگلش

047-6215448,047-6212473

info@nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

آسامیاں خالی ہیں

۞ ادارہ نور العین دائرۃ الخدمت الانسانیۃ (بلڈ بینک) میں درج آسامیاں خالی ہیں۔ ضرورتمند احباب جو خدمت دین کے جذبہ کے ساتھ ساتھ ان شعبہ جات میں مہارت اور تجربہ بھی رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں دو تصاویر، اسناد کی نقول اور تجربہ کے سرٹیفکیٹ کے ہمراہ فوری طور پر ادارہ ہذا میں جمع کروائیں۔

1۔ لیب ٹیکنیشن/ لیب اسسٹنٹ

2۔ کمپیوٹر ایکسپرٹ (اردو اور انگلش کی کمپوزنگ میں مہارت رکھتے ہوں)

3۔ الیکٹریشن

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

استقامت کیلئے الٰہی تائید و توفیق طلب کرو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''استقامت خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے ہم نے دعا کی ہے اور کریں گے لیکن تم بھی خدا تعالیٰ سے استقامت کی توفیق طلب کرو استقامت کے یہ معنے ہیں کہ جو عہد انسان نے کیا ہے اسے پورے پر نبھاوے یاد رکھو کہ عہد کرنا آسان ہے مگر اس کا نباہنا مشکل ہے اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ باغ میں تخم ڈالنا آسان مگر اس کے نشوونما کے لیے ہر ایک ضروری بات کو ملحوظ رکھنا اور آبپاشی کے اوقات پر اس کی خبر گیری کرنی مشکل ہے ایمان بھی ایک پودا ہے جسے اخلاص کی زمین میں بویا جاتا ہے اور نیک اعمال سے اس کی آبپاشی کی جاتی ہے اگر اس کی ہر وقت اور موسم کے لحاظ سے پوری خبر گیری نہ کی جاوے تو آخر کار تباہ اور برباد ہو جاتا ہے دیکھو باغ میں کیسے ہی عمدہ پودے تم لگاؤ لیکن اگر لگا کر بھول جاؤ اور اسے وقت پر پانی نہ دو یا اس کے گرد باڑ نہ لگاؤ تو آخر کار نتیجہ یہی ہوگا کہ یا تو وہ خشک ہو جاویں گے یا ان کو چور لے جاویں گے ایمان کا پودا اپنے نشوونما کے لیے اعمال صالحہ کو چاہتا ہے اور قرآن شریف نے جہاں ایمان کا ذکر کیا ہے وہاں اعمال صالحہ کی شرط لگا دی ہے کیونکہ جب ایمان میں فساد ہوتا ہے تو وہ ہرگز عنداللہ قبولیت کے قابل نہیں ہوتا جیسے غذا جب باسی ہو یا سڑ جاوے تو اسے کوئی پسند نہیں کرتا اسی طرح ریا، عجب، تکبر ایسی باتیں ہیں کہ اعمال کو قبولیت کے قابل نہیں رہنے دیتیں کیونکہ اگر اعمال نیک سرزد ہوئے ہیں تو وہ بندے کی اپنی طرف سے نہیں بلکہ خاص خدا کی فضل سے ہوئے ہیں پھر اس میں کیا تعلق کہ وہ دوسروں کو خوش کرنے کے لیے ان کو ذریعہ ٹھہراتا ہے یا اپنے نفس میں خود ہی ان سے کبر کرتا ہے جس کا نام عجب ہے۔ خلق الانسان ضعیفا (النساء:29) یعنی انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے اور اس میں بذاتِ خود کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے جب تک خدا تعالیٰ خود عطا نہ فرمائے اگر آنکھیں ہیں اور تم ان سے دیکھتے ہو یا کان ہیں اور تم ان سے سنتے ہو یا زبان ہے اور تم اس سے بولتے ہو تو یہ سب خدا کا فضل ہے کہ یہ سب قویٰ اپنا اپنا کام کر رہے ہیں ورگرنہ اکثر لوگ مادرزاد اندھے یا بہرے یا گونگے پیدا ہوتے ہیں بعض بعد پیدائش کے دوسرے حوادثات سے ان نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں مگر تمہاری آنکھیں بھی نہیں دیکھ سکتیں جب تک روشنی نہ ہو اور کان نہیں سن سکتے جب تک ہوا نہ ہو پس اس سے سمجھنا چاہئے کہ جو کچھ دیا گیا ہے جب تک آسمانی تائید اس کے ساتھ نہ ہو تب تک تم محض بیکار ہو ایک بات کو تم کتنے ہی صدق دل سے قبول کرو مگر جب تک فضل الٰہی شامل حال نہیں تم اس پر قائم نہیں رہ سکتے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 623،624)

''شیطان انسان کو گمراہ کرنے کے لیے اور اس کے اعمال کو فاسد بنانے کے واسطے ہمیشہ تاک میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ نیکی کے کاموں میں بھی اس کو گمراہ کرنا چاہتا ہے اور کسی نہ کسی قسم کا فساد ڈالنے کی تدبیریں کرتا ہے۔ نماز پڑھتا ہے تو اس میں بھی رِیا وغیرہ کوئی شعبہ فساد کا ملانا چاہتا ہے۔ ایک امامت کرانے والے کو بھی اس بلا میں مبتلا کرنا چاہتا ہے پس اس کے حملہ سے کبھی بے خوف نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس کے حملے فاسقوں فاجروں پر تو کھلے کھلے ہوتے ہیں وہ تو اس کا گویا شکار ہیں لیکن زاہدوں پر بھی حملہ کرنے سے وہ نہیں چوکتا اور کسی نہ کسی رنگ میں موقعہ پا کر ان پر بھی حملہ کر بیٹھتا ہے۔

جو لوگ خدا کے فضل کے نیچے ہوتے ہیں اور شیطان کی باریک در باریک شرارتوں سے آگاہ ہوتے ہیں وہ تو بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں لیکن جو ابھی خام اور کمزور ہوتے ہیں وہ کبھی کبھی مبتلا ہو جاتے ہیں ریا اور عجب وغیرہ سے بچنے کے واسطے ایک ملامتی فرقہ ہے جو اپنی نیکیوں کو چھپاتا ہے اور سیّئات کو ظاہر کرتا رہتا ہے وہ اس طرح پر سمجھتے ہیں کہ ہم شیطان کے حملوں سے بچ جاتے ہیں مگر میرے نزدیک وہ بھی کامل نہیں ہیں۔ ان کے دل میں بھی غیر ہے اگر غیر نہ ہوتا تو وہ کبھی ایسا نہ کرتے۔ انسان معرفت اور سلوک میں اس وقت کامل ہوتا ہے جب کسی نوع اور رنگ کا غیر ان کے دل میں نہ رہے اور یہ فرقہ انبیاء علیہم السلام کا ہوتا ہے یہ ایسا کامل گروہ ہوتا ہے کہ اس کے دل میں غیر کا وجود بالکل معدوم ہوتا ہے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 630،631)

غزل

جب لوگ تمازت کے سزاوار ہوئے تھے
ہم ان کے لئے سایۂ دیوار ہوئے تھے

کل جب یہ سنا تھا کہ مسیحا بھی تمہی ہو
پھر سب تھے شفایاب جو بیمار ہوئے تھے

وہ جن کو محبت کا سلیقہ نہیں آیا
کب دل کے قبیلے کے وہ سردار ہوئے تھے

جب ہم نے محبت کو محبت سے جگایا
پتھر میری بستی کے شرمسار ہوئے تھے

ہاں، تم نے ہی وعدوں کا نہیں پاس رکھا تھا
کب ہم نے بھلائے تھے جو اقرار ہوئے تھے

شب بھر میرے اشکوں کے تماشائی رہے تھے
کہنے کو ستارے میرے غمخوار ہوئے تھے

یہ تجھ سے محبت کی علامت ہے مسیحا!!
ہم دار پہ چڑھنے کو بھی تیار ہوئے تھے

تاجر نے تو بس دام محبت کے لگائے
رسوائے زمانہ تو خریدار ہوئے تھے

ہم نے تو فرازؔ! ان سے محبت نہیں مانگی
ہم لوگ فطرتاً بڑے خوددار ہوئے تھے

اطہر حفیظ فراز

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے برطانیہ کی کاؤنٹی West Sussex میں پہلی احمدیہ بیت الذکر ”بیت نور“ کرالی کا مبارک افتتاح فرمایا یادگاری تختی کی نقاب کشائی۔ احباب جماعت سے خطاب میں اہم نصائح

بیت الذکر کے افتتاح کی مناسبت سے منعقدہ خصوصی تقریب میں لوکل ایم پی، میئر، کونسلرز اور مختلف طبقات فکر سے تعلق رکھنے والی اہم سیاسی وسماجی شخصیات اور مہمانوں کی شمولیت، بیت الذکر کی تعمیر پر مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار

رپورٹ مرتبہ: مکرم لقمان احمد کشور صاحب۔ مکرم رشید احمد صاحب

خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان سے جماعت احمدیہ برطانیہ کو Crawley (کرالی) میں بیت نور کے افتتاح کی توفیق ملی۔ کرالی یو کے کی کاؤنٹی West Sussex میں واقع ہے۔

حضور انور کا استقبال

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 جنوری 2014ء بروز ہفتہ اس بیت الذکر کا افتتاح فرمایا۔ حضور انور قریباً پانچ بجے بیت فضل لندن سے بیت نور کرالی پہنچے جہاں بچوں اور بچیوں نے تہنیتی پاکیزہ نغموں کے ساتھ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ انگلستان، مکرم مبارک بسراء صاحب ریجنل مربی سلسلہ، مکرم عبدالغفور جاوید صاحب صدر جماعت احمدیہ کرالی، مکرم احسن احمدی صاحب ریجنل امیر اور مکرم ناصر خان صاحب سیکرٹری جائیداد جماعت احمدیہ انگلستان نے حضور انور کا استقبال کیا۔ بعدازاں حضور انور نے (بیت الذکر) کے افتتاح کے حوالے سے ایک یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے (بیت الذکر) کے صحن میں زیتون کا پودا لگایا۔ اس کے بعد حضور انور (بیت) نور کے اندر تشریف لائے اور نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں جہاں دوسو کے قریب افراد سے (بیت الذکر) بھری ہوئی تھی۔

نمازوں کے بعد حضورِ انور کی اجازت سے ایک مختصر تقریب ہوئی جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم امیر صاحب یو کے ایک مختصر رپورٹ پیش کی۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ یہ جگہ بیت فضل سے 40 میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور Gatwick ایئرپورٹ سے 4 میل کے فاصلہ پر ہے۔ جماعت احمدیہ کی روایات کے تحت لوکل ممبران جماعت نے دن رات وقارِ عمل کر کے اس بیت الذکر کو تیار کیا۔

حضور انور کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ الحمد للہ آج کرالی (Crawley) جماعت کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے (بیت الذکر) عطا فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ (بیت الذکر) اللہ تعالیٰ کا ایک انعام ہے، ایک ایسی جگہ ہے جہاں آپ کو اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا بھی اور دوسرے تربیتی پروگرام کرنے کا بھی موقع ملتا ہے۔ یہ (بیت) جس کا نام ”بیت نور“ رکھا گیا ہے، اس بارے میں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی جو ذات ہے وہ نور ہے اور زمین وآسمان کا نور ہے۔ نور کا مطلب ہے روشنی۔ اس لئے جو بھی آپ نے روشنی مانگنی ہے خدا تعالیٰ سے مانگیں۔ اُس کے آگے جھکیں۔ اپنے دلوں کو روشن کریں، اپنے ماحول کو روشن کریں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہاں کے بعض مسلمانوں کے ذہنوں پر جو اثر ہے کہ احمدی نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے اور اس وجہ سے زیادہ مخالفت ہے، ان کے شکوک کو دور کریں۔ اُن کو بتائیں کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے نور کو سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر اترا ہوا دیکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے یہ فرمایا کہ:

”نور لائے آسماں سے خود بھی وہ اک نور تھے“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 144)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وہ روشنی تھی جس نے اُن اندھیروں کو روشن کیا جو اُس وقت عرب میں پھیلے ہوئے تھے اور پھر وہاں سے وہ روشنی نکل کر ساری دنیا میں پھیلی۔

حضورِ انور نے فرمایا پس ہمارے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی ایک محبت ہے اور اس لئے محبت ہے کہ حضرت مسیح موعود نے ہم میں اُس نور کا ادراک پیدا کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترا اور یہی پیغام ہے جو آپ لوگوں نے، اس علاقے کے لوگوں نے، یہاں رہنے والوں نے اس علاقے میں پھیلانا ہے اور اس کے پھیلانے کے لئے اپنے آپ کو پہلے اللہ تعالیٰ کا صحیح عبد بنانا ہے، اُس کا عبادت گزار بنانا ہے۔ آپ عبادت میں بڑھیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش بھی ہوگی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس (بیت الذکر) کو جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے آباد کریں، عبادت کا ذریعہ بنائیں اور اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے اس حد تک بڑھائیں کہ خدا تعالیٰ آپ پر رحمتوں اور فضلوں کی اور بارش فرماتا چلا جائے۔

اپنے خطاب کے آخر میں حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُن سب احباب کو بھی جزا دے جنہوں نے اس (بیت الذکر) کی تعمیر میں اپنی اپنی بساط کے مطابق حصہ لیا۔ کسی نے کم، کسی نے زیادہ لیکن بہرحال ایک نیک مقصد کے لئے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو جزا دے اور آپ کو اس (بیت الذکر) کے جو مقاصد ہیں، وہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس (بیت الذکر) سے جو فضل اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے رکھے ہیں، اُن سب فضلوں کا آپ کو مورد بنائے۔

(حضور انور کے خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل 21 فروری 2014ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے)

اس خطاب کے بعد دعا ہوئی اور اس کے بعد حضورِ انور کے ہمراہ لوکل عاملہ، جماعت کی جائیداد ٹیم اور گھانا کے امیر محترم عبدالوہاب آدم صاحب اور گھانا سے تعلق رکھنے والے بعض افراد کی تصاویر ہوئیں اور پھر لورا موفٹ ممبر پارلیمنٹ اور کرالی کونسل کے سینئر عہدیداران نے حضورِ انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ بعدازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ وقت کے لئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

اس کے بعد حضورِ انور کے ساتھ معزز مہمانان کی ملاقات ہوئی۔ ان مہمانوں میں Henry Smith MP، ملکہ برطانیہ کے نمائندے Lord Lieutenant Dr Godfrey Smith، Cllr. Brenda Smith نیز علاقہ کے میئر Bob Burgess اور میئرس Brenda Burgess شامل تھے۔ Brenda Burgess اس سے قبل حضورِ انور سے ہاؤس آف کامنز میں ہونے والی تقریب میں مل چکی تھیں جہاں انہوں نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کرالی تشریف لانے کی دعوت دی تھی۔ انہوں نے حضورِ انور کو اپنی ’دعوت‘ کا یاد دلایا جس پر حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا: ”میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا!“۔

اعداد وشمار

اس احاطہ کو جماعت احمدیہ نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے 2 لاکھ 70 پاؤنڈ سٹرلنگ میں خرید کیا جبکہ اس کی renovation پر لگ بھگ 1 لاکھ 60 ہزار پاؤنڈ خرچ آیا۔ بیت نور کرالی کے پلاٹ کا حدود اربعہ 1482 مربع میٹر ہے جس میں سے 314 میٹر حصہ مسقّف ہے۔ 121 مربع میٹر نماز کے لئے مخصوص کیا گیا ہے جس میں 180 کے قریب نمازی بسہولت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اسی احاطہ میں 118 مربع میٹر علاقہ پر مشتمل ایک Multi-purpose Hall بھی موجود ہے جس میں 170 نشستوں کی گنجائش ہے۔ اس طرح اس بیت الذکر میں ایک وقت میں 350 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس بیت الذکر میں تعمیر کئے جانے والے مینار کی اونچائی 9 میٹر اور محراب کی اونچائی 2.9 میٹر ہے۔ اس کے علاوہ اس احاطہ میں دفاتر کچن اور بیت الخلاء بھی موجود ہیں۔

افتتاح کے موقع پر ریسپشن

حضورِ انور سے ہونے والی ملاقاتوں کے بعد اس بیت الذکر کی خصوصی افتتاحی تقریب کا باقاعدہ آغاز حسبِ معمول تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ اس تقریب میں کثرت سے احمدیوں کے علاوہ علاقے کے سیاستدان اور لوکل کمیونٹی کے سرکردہ افراد نے شرکت کی۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد کرالی کے میئر جناب بوب برجس نے حضورِ انور اور شاملین تقریب کو اس موقع پر اپنے علاقہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہتے ہوئے خوش آمدید کہا۔

انہوں نے کہا کہ آپ کا ماٹو Love for All Hatred for None اور اس کے پیچھے کارفرما فلسفے کو اگر ہم سب سمجھ لیں اور ایک دوسرے کی عزت کرنا اور رواداری کا سلوک کرنا سیکھ لیں تو یہ دنیا حقیقت میں امن کا گہوارہ بن جائے۔

اس کے بعد مکرم احسن احمدی صاحب (ریجنل امیر) نے جماعتِ احمدیہ انگلستان اور پھر جماعت احمدیہ کرالی کا مختصر تعارف اور سوسائٹی میں پیش کی جانے والی خدمات کا جائزہ پیش کیا اور مہمانوں کی تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا۔

بعدازاں کرالی کی کونسلر برینڈا اسمتھ نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے فخر ہے کہ

میرا تعلق کرالی احمدیہ کمیونٹی کے ساتھ گزشتہ 15 سال سے ہے۔ مجھے ان کے ماٹو Love for All Hatred for None نے اپنی طرف مائل کیا۔

انگلینڈ کی کاؤنٹی ویسٹ سسکس میں عزت مآب ملکہ برطانیہ کے نمائندہ ڈاکٹر جان گاڈفرے نے جو کہ Gatwick ایئر پورٹ کونسل کے چیئر مین ہیں اور اس سے قبل چیف ایگزیکٹو آف دی اولڈ سسکس پولیس اتھارٹی بھی رہ چکے ہیں اپنی تقریر میں کہا کہ میں ملکہ برطانیہ کے نمائندہ کے طور پر آپ کو اس موقع پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور جو یہ شاندار عمارت آپ نے بنائی ہے اور جو اچھے فلاح و بہبود کے کام آپ کرالی میں کرتے ہیں اسے مَیں قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

Henry Smith کرالی کے علاقہ کے MP ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس مارکی میں بیٹھے اتنی مختلف کمیونٹیز کے لوگوں کو دیکھ کر خوشی ہوئی کہ ہم سب جو مختلف مکتبہ ہائے فکر سے تعلق رکھتے ہیں ایک ہی چھت کے نیچے اکٹھے بیٹھے ہیں۔ مجھے حیرانی ہوتی ہے کہ اتنے ظلم وستم سہنے کے باوجود جماعت احمدیہ کس طرح عفوودرگزر کا کیریکٹر اپنائے رکھتی ہے اور تمام مصائب سے قطع نظر انسانیت کی فلاح و بہبود میں لگی ہوئی ہے۔ اس بیت الذکر کے میناروں سے نکلنے والی روشنی نہ صرف جماعت احمدیہ بلکہ تمام کمیونٹیز کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

بعدازاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا جس کا اردو مفہوم ہدیۂ قارئین ہے۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد اور تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام مہمانانِ کرام! السلام علیکم......۔

آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

سب سے پہلے تو مَیں اس موقع پر تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو آج شام Crawley میں ہماری (بیت الذکر) کی افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ ایک سچے (مومن) کے لئے نہایت ضروری ہے کہ جہاں بھی اور جب بھی کوئی شخص اسے فائدہ پہنچائے یا اس کے ساتھ دوستی، یک جہتی اور خیر خواہی کا اظہار کرے تو وہ بھی تشکر کے جذبات کا اظہار کرے۔ پھر مَیں لوکل کونسل کے تمام ممبران اور میئر کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے (دین) کے متعلق وسیع پیمانے پر پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کے باوجود ہمیں (بیت الذکر) تعمیر کرنے کی اجازت دی۔ ہمارے مذہب کے خلاف آج کے دَور میں خاص قسم کے شکوک وشبہات پائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے طبعی طور پر مقامی افسران کو فکر بھی لاحق ہوئی ہوگی کہ احمدیہ (بیت الذکر) کی تعمیر سے شاید مقامی لوگوں کا سکون خراب ہوجائے۔ لہٰذا ہمیں (بیت الذکر) تعمیر کرنے کی اجازت دینے پر میں ان کا بہت مشکور ہوں۔ میں اپنے ہمسایوں کا بھی بہت مشکور ہوں جنہوں نے مخفی خدشات کے باوجود ہمسائیگی کی اعلیٰ اقدار اور مروت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مقامی احمدی (-) کو اس علاقہ میں (بیت الذکر) تعمیر کرنے کی اجازت دی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ممکنہ قریبی تعلقات میں ایک تعلق وہ بھی ہے جو ہمسایوں کے بیچ ہوتا ہے اور اب جبکہ یہ (بیت الذکر) تعمیر ہوچکی ہے تو ہمارے پڑوسی اس (بیت الذکر) سے اور اس (بیت الذکر) میں داخل ہونے والوں کی طرف سے بہت زیادہ حقوق کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ حقیقی (دینی) تعلیمات میں پڑوسیوں کا اس قدر خیال رکھا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمسایہ کے حقوق پر اس قدر شدت اور تکرار کے ساتھ زور دیا کہ میں نے سوچا کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمسایہ کو آدمی کا جائز وارث بنانے کا حکم دے دے۔ درحقیقت قرآن کریم بھی ......کو ان کے ہمسایوں کے حقوق کی ادائیگی کا خاص طور پر حکم دیتا ہے۔ اور ہمارے ہمسایوں میں صرف ساتھ کے گھر میں رہنے والے ہی شامل نہیں ہیں بلکہ وہ تمام لوگ جو قرب وجوار میں رہتے ہیں وہ ہمسایوں میں شامل ہیں۔ اس طرح ہمسائیگی کا دائرہ بہت دُور دُور تک جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

احمدی جو اس (بیت الذکر) میں آئیں گے وہ کسی ایک خاص علاقہ میں تو نہیں رہتے بلکہ دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہماری (بیت الذکر) کے ہمسائے بھی دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں اس (بیت الذکر) کے ذریعہ ہماری جماعت کا تعارف زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ہوگا اور اس طرح احمدیوں کے ذمہ ان پر عائد ذمہ داریوں میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا اور ہمارا یہ فرض ہوگا کہ ہم اپنے قرب وجوار میں رہنے والوں کے حقوق ادا کریں۔ جب باہمی تعلقات استوار ہوں گے تو ہماری ایسے لوگوں کے ساتھ بھی جان پہچان ہوجائے گی جنہیں ہم پہلے نہیں جانتے تھے اور وہ بھی ہمیں جاننے لگ جائیں گے اور اس طرح ہمارے ذمہ ہمسایوں کے حقوق کا دائرہ کار دن بدن مضبوط اور وسیع تر ہوتا چلا جائے گا۔ جیسے جیسے یہ تعلق اور روح پیدا ہوگی اور ہمسایوں کے حقوق کی ادائیگی ہورہی ہوگی تو اس سے معاشرہ میں پیار، اتحاد اور بھائی چارہ کا ایسا ناطہ جنم لے گا جو بالعموم صرف خونی رشتہ داروں میں ملتا ہے۔ پس ان تمام باتوں کی روشنی میں ہمارے تمام ہمسایوں کا حق بنتا ہے کہ ہمیں ایک ایسی جگہ تعمیر کرنے کی اجازت دینے پر جہاں ہم خدا تعالیٰ کی عبادت کرسکیں مَیں آپ سب کا دلی طور پر شکریہ ادا کروں۔ یقیناً یہ آپ کی دوستانہ اقدار اور کشادہ دلی کا ثبوت ہے۔ پس اب ہماری پہلے سے بڑھ کر ذمہ داری ہے کہ ہم آپ کے ساتھ بہت محبت کے ساتھ پیش آئیں گویا کہ آپ ہمارے خونی رشتہ دار ہیں اور ہمارے خاندان کا حصہ ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تمام احمدی (-) جو اس علاقہ میں رہ رہے ہیں وہ آپ کے ساتھ ایسا ہی سلوک کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ بعض لوگوں کے دلوں میں یہ شکوک وشبہات موجود ہوں گے کہ کہیں اس (بیت الذکر) کی تعمیر منفی اثر پیدا کرتے ہوئے اس علاقہ کا امن نہ خراب کردے۔ میں پہلے ہی واضح کرچکا ہوں کہ اس علاقہ کے امن کو قائم رکھنا اور اس کی حفاظت کرنا اور ہمسایوں کے جائز حقوق ادا کرنا ہمارا فرض ہے۔ دوسرے یہ بھی واضح ہونا چاہئے کہ (بیت الذکر) یا کسی بھی مذہب کی عبادتگاہ 'خدا کے گھر' کی تصویر پیش کرتی ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے (بیت الذکر) کو بھی 'اللہ کا گھر' کہا ہے اور ہر سچا (مومن) (بیت الذکر) کو اللہ کا گھر ہی سمجھتا ہے اور حقیقت میں بھی اللہ کا گھر ہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک بات ہمیشہ مدنظر رہنی چاہئے کہ اگر کوئی شخص کسی گھر جائے اور اس میں فتنہ وفساد پھیلانا چاہے جبکہ اس گھر کا مالک صرف محبت اور اخوت پھیلانا چاہتا ہو تو پھر اس میں کوئی شک نہیں کہ گھر کا مالک ایسے لوگوں کو اپنے گھر سے نکال باہر کرے گا۔ پس 'اللہ کے گھر' کے پیچھے بھی وہی مقاصد ہوتے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان سے توقع رکھتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے بڑا واضح حکم دیا ہے کہ جب تم (بیت) میں داخل ہو یا کسی بھی اللہ کے گھر میں داخل ہو تو اس کی عبادت کرنا اور خالص ہوکر اس کے سامنے جھکنا ہی آپ کا مقصد ہونا چاہئے۔ جب آپ (بیت الذکر) میں داخل ہوں تو آپ کو نہ صرف اپنی کامیابی اور بھلائی کے لئے دعا کرنی چاہئے بلکہ دوسروں کے لئے اور اُس معاشرے کی ترقی اور فائدہ کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے جس میں آپ رہتے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر بیت الذکر میں کسی دنیاوی کام کرنے کی ضرورت ہے تو وہ صرف اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کے طریقے تلاش کرنے اور اس کے لئے منصوبہ بندی کرنے کی ہے۔ ایک (بیت الذکر) برائی پھیلانے کے لئے اور اللہ کی مخلوق کو تکلیف دینے اور دوسروں سے بدلے لینے کے لئے ہرگز استعمال نہیں ہونی چاہئے۔ (بیت الذکر) کی چاردیواری میں ایسی منصوبہ سازی کی مکمل طور پر مناہی ہے جس سے کسی فردِ واحد، گروہ یا جماعت کو تکلیف پہنچنے کا امکان ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ممکن طور پر سختی کے ساتھ اس قسم کی نفرت آمیز سرگرمیوں سے منع فرمایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ہر احمدی (-) جو نماز کی ادائیگی کے لئے اس (بیت الذکر) میں آئے گا اس کا مقصد اور جماعت احمدیہ کا مقصد اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا اور اس کی حفاظت کے دائرہ میں آنا اور معاشرہ کو ہر قسم کی بے چینی اور برائی سے بچانا ہوگا۔ جو لوگ اس (بیت الذکر) میں داخل ہوں گے وہ نہ صرف مقامی لوگوں کی حفاظت کریں گے بلکہ ان کی مدد کرنے والے بھی ہوں گے اور ہر طریق پر انہیں فائدہ پہنچانے والے ہوں گے۔ یہی وہ عظیم مقاصد ہیں جن کے لئے (بیوت الذکر) تعمیر کی جاتی ہیں اور ان مقاصد کی تکمیل کے لئے جماعت احمدیہ اس علاقہ میں بھی ہر ممکن کوشش کرے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں کہیں بھی احمدیہ جماعت (بیوت الذکر) تعمیر کرتی ہے تو ہم اپنے ذہنوں میں سب سے پہلے اِنہی عظیم مقاصد کو رکھتے ہیں۔ یقیناً ہماری تاریخ پر ایک سرسری سی نگاہ بھی ثابت کرسکتی ہے کہ ہماری (بیوت الذکر) سے صرف پیار، محبت اور بھائی چارہ کا پیغام ہی ہر سمت گونجتا ہے اور ہماری بیوت الذکر کے میناروں سے چمکتی ہوئی روشنیاں نکلتی ہیں جو اپنے علاقہ، قصبہ، شہر بلکہ تمام اطراف میں صرف پیار، محبت اور ہمدردی ہی پھیلاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس (بیت) کا نام '(بیت) نور' ہے اور مجھے خوشی ہے کہ اکثر معزز مقررین اس کا مطلب جانتے ہیں تاہم میں اس کی مزید تفصیل بھی بیان کردیتا ہوں۔ اس کا لفظی مطلب تو یہ ہے کہ ایسی (بیت الذکر) جس سے روشنی نکلتی ہو۔ یعنی یہ ایک ایسی (بیت الذکر) ہے جو خود بھی روشن ہے اور دوسروں کو بھی روشن کرتی ہے تاکہ دنیا کی تاریکی کو امن اور کامیابی کے اجلے نور میں بدلا جاسکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس دنیا میں کئی قسم کی تاریکیاں ہیں۔ مثال کے طور پر رات کی ظاہری تاریکی ہے جسے ہم اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ پھر دل کی تاریکی ہے جسے روحانی تاریکی بھی کہا جاتا ہے۔ پھر جذبات کی تاریکی بھی ہے جو مایوسی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے جسے لوگ دنیا میں ہونے والی ناانصافیوں کی وجہ سے محسوس کرتے ہیں یا پھر تباہی اور بربادی کی طرف لے جانے والے ان سخت حالات و واقعات کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی تاریکی ہے جو لوگوں کو جھیلنے پڑتے ہیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ماحول جس میں آپ رہتے ہوں اس سے پیدا ہونے والی تاریکی بھی ہے جہاں وہ لوگ جو دنیا میں فساد پیدا کرنا چاہتے ہیں عوام کے بیچ بے چینی پیدا کردیتے ہیں۔ ہم اسے اضطراب اور بدامنی کی تاریکی کہہ سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس دنیا سے ہر قسم کی تاریکی کو ختم کرنا ایک سچے (مومن) کا فرض ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ اس مقصد کو حاصل کرنے کا سب سے بہترین طریق یہی ہے کہ انسان اپنے خالق کو پہچانے اور اسے یاد کرے اور اس کی تعلیمات کی پیروی کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ نے دنیا بھر میں بے شمار پیامبر بھیجے اور مختلف ادوار میں مختلف مذاہب قائم ہوئے۔ ان میں سے

بعض مذاہب خاص اور محدود علاقہ کے لئے تھے اور بعض پیغمبر صرف اپنی قوم کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے۔ بعض انبیاء گزشتہ تعلیمات کے احیائے نو کے لئے آئے جبکہ بعض انبیاء نئی شریعتیں لے کر آئے۔ لیکن تمام کے تمام انبیاء بنی نوع انسان کو اس کے خالق کے قریب کرنے اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے کا ایک ہی بنیادی پیغام لے کر آئے۔ ہر نبی نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنے کی تعلیم دی۔ کسی بھی مذہب نے دنیا میں فتنہ وفساد پھیلانے کی تعلیم نہیں دی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک ہمارے مذہب (دین حق) کا تعلق ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ (دین حق) ایک کامل مذہب اور کامل تعلیم ہے۔ درحقیقت قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کو کامل تعلیم دی گئی ہے اور اس تعلیم کا دنیا کے ہر حصہ میں پرچار کرنا آپ ﷺ کا فرض ہے۔ تو یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ ایک مذہب جس کو اکمل ترین اور تمام دنیا کا مذہب کہا جائے وہ محبت اور ہمدردی کے پیغام کی بجائے نفرت کا پیغام دے؟ کس طرح ممکن ہے کہ ایسا مذہب ہمدردی کی بجائے طاقت سے پھیلا ہو؟ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے لئے رحمت قرار دیا ہے۔ یہی وہ شخص ہے جس کی رحمت اور شفقت سارے جہان پر محیط ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں تمام لوگوں میں پھیلاتا ہے اور ہر ایک سے محبت کرتا ہے، ان کے احساسات کا خیال رکھتا ہے اور ان کے دلوں میں خدا کی محبت ڈالتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہی وہ تعلیمات ہیں جو ہم دنیا تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اور ان تعلیمات کو اپنے اوپر لاگو کرتے ہوئے خود بھی ان پر عمل کرتے ہیں۔ یہی وہ پیغام ہے جو میں ہمیشہ احمدیوں کو دیتا ہوں کہ اگر وہ (دین حق) کا محبت اور امن کا حقیقی پیغام دنیا تک پہنچائیں گے تو تب ہی وہ دنیا کی تاریکی زائل کرکے اس کی جگہ روحانی روشنی لاسکیں گے۔ تب ہی وہ ہر قسم کی تاریکی کو ختم کرنے والے ہوں گے خواہ وہ تاریکی روحانی ہو یا پھر مایوسی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی تاریکی ہو جس میں لوگ خیال کرتے ہیں کہ ان کی سخت حالات سے کسی طرح بھی خلاصی ممکن نہیں ہے اور جس کی وجہ سے وہ پست حالت میں اور زیادہ مضطرب ہوجاتے ہیں یہاں تک کہ خودکشی کی طرف مائل ہوجاتے ہیں۔ ہمیں ایسے تمام لوگوں کو ان کے اندھیروں سے نکالنا ہوگا۔ ہمیں دوسروں کی مشکلات حل کرنی ہوں گی اور ان کی افسردگیاں دور کرنی ہوں گی اور ایسے تمام لوگوں کی مدد کرنی ہوگی جن کے حقوق غصب ہوچکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

احمدی (-) کا یہ بھی کام ہے کہ چند ایک بندوں یا گروہوں کی وجہ سے پیدا ہونے والی تاریکی اور نفرت جو دنیا میں تکلیف کا باعث بن رہی ہے اس کو بھی ختم کریں۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ چند مخصوص...... گروہ اپنے شدت پسندی کے راستوں کو (دین) کی تعلیمات کے ساتھ مربوط کررہے ہیں اور (دین) کا نور پھیلانے کی بجائے دنیا کو تاریکی کے گڑھے میں دھکیل رہے ہیں۔ ہماری احمدیہ جماعت ہر ایک سطح پر دنیا سے ایسی نفرتوں اور برائیوں کی تاریکی کو مٹانے اور اس کی جگہ ہر سمت روشنی پھیلانے کے لئے مسلسل کام کررہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ وہ زمین وآسمان کا نور ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک قریبی تعلق قائم کرنے سے ہی انسان اپنے آپ کو ہر قسم کی تاریکی اور مایوسی سے آزاد کرسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہی وجہ ہے کہ اپنے خالق کو پہچاننا اور یہ بات سمجھنا کہ وہ ہم سے کیا چاہتا ہے بہت ضروری ہے۔ چنانچہ ہر وہ شخص جو دہشتگردی میں ملوث ہے اور جو اپنی ان حرکتوں کو جائز کرنے کے لئے انہیں خدا کی طرف منسوب کرتا ہے وہ اس کی خوشنودی اور انعام کا کبھی حقدار نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ ایسا شخص تو روشنی کی بجائے صرف تاریکی پھیلاتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ لوگ جو خدا کے نام پر ظلم ڈھاتے ہیں وہ ناانصافی کرنے والے اور خطا کار ہیں اور ہمارے عقیدہ کے مطابق وہ اللہ کے غضب اور عذاب الٰہی کے مورد ٹھہریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمارا یہ دعویٰ اور ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نور تمام دنیا پر محیط ہے اور ہر ایک کے لئے ہے اور یہی وہ تعلیم ہے جس پر ہم خود بھی عمل کرتے ہیں اور جس کا دوسروں کو بھی درس دیتے ہیں۔ ایسا شخص جو اللہ تعالیٰ کا حقیقی مومن ہو، اس کی خالص ہوکر عبادت کرنے والا ہو اور اس کے حقیقی نور کا ادراک رکھنے والا ہو اس کے لئے ناممکن ہے کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ ظلم اور تاریکی کو پھیلانے کا بھی موجب بن رہا ہو۔ ایسے لوگ یا تو اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں یا پھر ان کی ذاتی اغراض اس کا باعث ہوتی ہیں یا پھر وہ خدا پر یقین ہی نہیں رکھتے اور دنیا میں ظلم وستم کے ارتکاب کے لئے خدا کا نام استعمال کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہماری احمدیہ جماعت اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اور محدود ذرائع کے اندر رہتے ہوئے خلق اللہ کے درد اور تکالیف دور کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتی ہے۔ جس قدر بھی ممکن ہوسکتا ہے ہم دوسروں کی امداد کرتے ہیں، معاشرہ کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور پیار اور محبت کو پھیلاتے ہیں اور ہم آئندہ بھی ایسا کرتے رہیں گے۔ اگر ایک (مومن) اس طریق پر نہیں چلتا تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کی پیروی کرنے والا نہیں ہے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کے لئے اپنی نمازیں ادا کرنا اور (بیوت الذکر) میں عبادتیں کرنا بالکل بے معنی ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ کسی بھی حقیقی (بیت الذکر) سے مراد وہ جگہ ہے جہاں لوگ اکٹھے ہوکر حقوق اللہ کی ادائیگی کرسکیں اور اُس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوسکیں۔ آج ہماری احمدیہ جماعت کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم انہی عظیم الشان مقاصد کے حصول کے لئے (بیوت الذکر) تعمیر کرتے ہیں اور ہر موقع پر انسانیت کی خدمت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم انسانیت کی خدمت کے لئے اور تکلیف میں مبتلا لوگوں کی مدد کے لئے ہمہ وقت تیار ہیں خواہ ان کی تکلیف روحانی ہو یا اپنے ماحول کی وجہ سے وہ کسی درد میں مبتلا ہوں یا حالات کی وجہ سے غم میں جکڑے جاچکے ہوں۔ خواہ کیسی ہی مصیبت ہو ہماری خواہش اور کوشش یہی ہوتی ہے کہ ساری دنیا کے لوگوں کی تکالیف کو دور کریں اور رنگ و مذہب کی تفریق کئے بغیر ان کی ضروریات پوری کریں۔ ہم مضطرب لوگوں کو ذہنی سکون دینا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں بھی قدرتی آفات آتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ فوراً متاثرین کی امداد کے لئے پہنچ جاتی ہے۔ اسی طرح ہم ترقی پذیر مما لک اور بالخصوص بہت سے افریقی مما لک میں اپنے محدود ذرائع کے اندر رہتے ہوئے انسانیت کی فلاح و بہبود اور عوام الناس کی تکالیف دُور کرنے اور ان کی مدد کرنے کے منصوبوں پر کام کررہے ہیں۔ ہم بنیادی طبی سہولیات اور تعلیم مہیا کررہے ہیں۔ نیز ہم وہاں کے لوگوں کو خود کفیل بنانے کے لئے کئی منصوبوں پر کام کررہے ہیں۔ ان کے دُور دراز دیہاتوں میں ہم ظاہری طور پر بھی روشنی پہنچانے کے لئے سہولیات مہیا کررہے ہیں۔ ہم ان کو شمسی توانائی کے پینلز لگا کردے رہے ہیں جو ان کے گلی کوچوں کو روشن کرتے ہیں۔ ان کی بنیادی ضروریات پورا کرنے کے لئے ہم نے بہت سے معاشرتی اور معاشی منصوبہ جات بھی جاری کرر کھے ہیں تاکہ وہ لوگ بھی آرام، سکون اور خوشی کی زندگی بسر کرسکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ وہ عظیم اور شاندار تعلیمات اور اعلیٰ اخلاق ہیں جو (-) کو دیئے گئے ہیں اور احمدیہ جماعت ان تعلیمات کو ساری دنیا میں عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتی ہے۔ ہم جو بھی کام کرتے ہیں اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم میں دی گئی تعلیمات ہی محرک ہوتی ہیں۔ یہ تعلیمات ہی ہیں جن کی وجہ سے ہم دنیا کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے ہیں۔ ہم بنی نوع انسان کے دکھ درد کو اس طرح ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں جیسے ان کے مسائل ہمارے مسائل اور ان کے غم ہمارے غم ہیں۔ یہی وہ تعلیمات ہیں جو مجھے اور ہر احمدی (-) کو ساری دنیا میں پیار اور محبت کے نعرے بلند کرنے اور ہر قسم کی نفرت کو دور کرنے پر مجبور کرتی ہیں۔ اور ہماری کوششیں صرف الفاظ اور نعروں تک ہی محدود نہیں بلکہ ہم دوسروں کی مدد کرنے کے لئے اور دنیا کے ہر کونے میں پیار، محبت اور اخوت پھیلانے کے لئے عملی طور پر بھی کوشش کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں نے حقیقی (بیت الذکر) کے مقاصد اسی لئے بیان کئے ہیں کہ یہاں Crawley میں بھی احمدیہ جماعت اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ان مقاصد کے حصول کی خاطر پوری کوشش کرے گی۔ ان الفاظ کے ساتھ مَیں امید کرتا ہوں کہ اگر ہمارے مہمانوں اور ہمسایوں میں سے کسی کے دل میں خدشات تھے تو وہ نکل گئے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم اپنے دوستوں اور ہمسایوں کا اس حد تک خیال رکھتے ہیں کہ اگر ہمیں پتہ چلے کہ کوئی احمدی (-) خدانخواستہ کسی قسم کا کوئی مسئلہ بنا رہا ہے تو ہم اس کے خلاف بھی کارروائی کرتے ہیں۔ اس لئے کامل یقین رکھیں کہ یہ (بیت الذکر) کبھی بھی فتنہ وفساد پیدا کرنے کا موجب نہ ہوگی بلکہ یہ (بیت الذکر) تاریکی مٹانے کے لئے روشنی کی کرن ثابت ہوگی۔

خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان چند الفاظ کے ساتھ ایک مرتبہ پھر میں آپ سب کا آج شام کی تقریب میں شامل ہوکر اسے رونق بخشنے پر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

اس کے بعد برینڈ اسمتھ نے حضور انور کو ایک تحفہ پیش کیا۔ پھر حضور انور نے بعض مہمانوں کو تحائف عطا فرمائے۔ بعد ازاں حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد کئی مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مل کر بیت نور کی تعمیر پر مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا اور حضور انور کے خطاب اور پیغام کو بہت سراہا۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 مارچ 2014ء)

نوع انسان سے ہمدردی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں۔ اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہوا ہے۔ سوتم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے۔ اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد نمبر 17 ص 14)

تو اب ہو جا مرا سارے کا سارا

بہت بے زار ہوں کار جہاں سے نہیں اس بحر کا کوئی کنارہ
تری دنیا بڑی رنگین ہوگی، مگر لگتا نہیں اب دل ہمارا
بنا تیرے گزارے ہیں زمانے، نہیں دوری تری پر اب گوارا
تو مجھ میں نور کی صورت اتر جا، وگرنہ زندگی کیا ہے خسارہ
تری خاطر فنا ہو جاؤں پہلے پھر اس کے بعد جی اٹھوں دوبارہ
میں تیری ہو گئی سارے کی ساری، تو اب ہو جا مرا سارے کا سارا

مجھے خالص اطاعت بخش دے تو، مجھے ذوق عبادت بخش دے تو
ترے ہر حکم پر میں سر جھکا دوں، کچھ ایسی نرم فطرت بخش دے تو
نہ ''کیوں'' نکلے کبھی میری زباں سے، کہ ''جی'' کہنے کی عادت بخش دے تو
اگر طاغوت آ جائے مقابل، مجھے بے مثل ہمت بخش دے تو
چراغاں آندھیوں میں بھی کروں میں، اندھیرے ہوں تو بن جاؤں شرارہ
میں تیری ہو گئی سارے کی ساری، تو اب ہو جا مرا سارے کا سارا

محبت جو مرے دل میں بھری ہے بہت انمول ہے نایاب ہے یہ
یہ چشم نم یہ ٹوٹا دل دھرا ہے، مری پونجی مرا اسباب ہے یہ
ہے سر تسلیم خم ہر آن میرا، وفا کا اولیں آداب ہے یہ
تری راہوں میں اپنی خاک اڑانا، کتابِ عاشقی کا باب ہے یہ
لکیر اک روشنی کی چھوڑ جاؤں، اگرچہ میں ہوں اک ٹوٹا ستارہ
میں تیری ہو گئی سارے کی ساری، تو اب ہو جا مرا سارے کا سارا

لہو بن کر رگوں میں دوڑتا ہے، تو مجھ میں سانس کی صورت بسا ہے
مری پہچان میرا مان ہے تو، ترا ہی نام ماتھے پر لکھا ہے
سفر بھی تو مرا عزمِ سفر بھی، تو میرا ولولہ ہے حوصلہ ہے
ترے ہی پیار کی ہے گونج مجھ میں مرے شعروں میں تو خود بولتا ہے
زباں سے کیفیت کیسے بیاں ہو، مرے چہرے سے سب ہے آشکارا
میں تیری ہو گئی سارے کی ساری، تو اب ہو جا مرا سارے کا سارا

مجھے اپنی رفاقت بخش دے تو، مجھے سجدوں کی دولت بخش دے تو
نہ روکھی ہوں کبھی میری نمازیں، محبت کی حلاوت بخش دے تو
مجھے اتنی کرامت بخش دے تو، وفا پر استقامت بخش دے تو
تمنا آخری میری یہی ہے مجھے اپنی محبت بخش دے تو
ترے ہی فضل پر نظریں لگی ہیں گناہوں کا جلا دے گوشوارہ
میں تیری ہو گئی سارے کی ساری، تو اب ہو جا مرا سارے کا سارا

سرور بے کراں میں گھر گئی میں تری چاہت کا جب پہنا لبادہ
تری جانب ہے اب پرواز میری، کہ تو ہے میری منزل ، میرا جادہ
تیرے ہوتے جگہ دے غیر کو بھی، نہیں ہے دل مرا اتنا کشادہ
تجھے جانا تو تجھ میں کھو گئی میں ہمیشہ سے تھی میں معصوم و سادہ
کبھی گزرا نہ تھا اپنی نظر سے کتابِ زندگی کا یہ شمارہ
میں تیری ہو گئی سارے کی ساری، تو اب ہو جا مرا سارے کا سارا

قبا تو نے محبت کی جو بخشی، ہے مجھ کم ظرف کے قد سے زیادہ
ترے در کی گدائی مجھ کو بھائی شہنشاہی کی مسند سے زیادہ
چھپائے نہیں اب عشق چھپتا ، بڑھا ہے درد دل حد سے زیادہ
مری حالت ہے اب اس شخص جیسی کہ جو بدنام ہو بد سے زیادہ
نہ خود بیٹھے نہ مجھ کو بیٹھنے دے، کچھ ایسا بھر گیا اس دل میں پارہ
میں تیری ہو گئی سارے کی ساری، تو اب ہو جا مرا سارے کا سارا

کبھی فرصت سے آ کر دیکھ لینا کہ کیا حالت ترے بیمار کی ہے
نظر کی جوت بجھتی جا رہی ہے مگر اک آرزو دیدار کی ہے
میں اپنے حال پر راضی بہت ہوں کہ اب مرضی یہی سرکار کی ہے
مرے باطن میں جتنی روشنی ہے یہ سب رونق مرے دلدار کی ہے
ہر اک منظر کی تو روح رواں ہے نظر بھی تو ہے اور تو ہی نظارہ
میں تیری ہو گئی سارے کی ساری، تو اب ہو جا مرا سارے کا سارا

ترا دیدار ہو دونوں جہاں میں، بصیرت اور بصارت بخش دے تو
تری ہی سمت میرا ہر سفر ہو، مرے جذبوں کو حدت بخش دے تو
ہو تیرا ذکر تو دل باادب ہو، وہ الفت وہ مودّت بخش دے تو
اُتر جائیں مرے اشعار دل میں مجھے ایسی فصاحت بخش دے تو
ترے ہی منہ کا اب بھوکا ہے ہر دم، اداس و غمزدہ یہ دل ہمارا
میں تیری ہو گئی سارے کی ساری، تو اب ہو جا مرا سارے کا سارا

مری ہستی کے ہر ذرے میں آ جا، تو مجھ میں روشنی بن کر سما جا
بچا لے مجھ کو سفلی لذتوں سے، تو نفسانی اسیری سے چھڑا جا
ملا دے دفعتاً جو تجھ سے پیارے وہ راہِ مختصر مجھ کو بتا جا
میں اک مزدور تو اجرت ہے میری پسینہ سوکھنے سے قبل آ جا
نہ کرنا صبر کی تلقین مجھ کو نہیں ہے صبر کا اب مجھ میں یارا
میں تیری ہو گئی سارے کی ساری، تو اب ہو جا مرا سارے کا سارا

ا۔ع۔ ملک

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم چوہدری نصیر احمد صفدر صاحب سیکرٹری امور عامہ دارالیمن غربی سعادت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محلّہ دارالیمن غربی سعادت کے درج ذیل پانچ بچوں ذیشان احمد ابن مکرم فضل الٰہی صاحب، مدثر احمد ابن مکرم کبیر احمد صاحب، فارس احمد ابن مکرم ادریس احمد صاحب، ولید احمد ابن مکرم خالد محمود صاحب اور شرجیل احمد ابن مکرم قدیر احمد بٹ صاحب نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ ان بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت ممبران لجنہ اماء اللہ دارالیمن غربی سعادت کو نصیب ہوئی۔ مورخہ 17 مئی 2014ء کو بعد نماز عصر مکرمہ شوکت نصیر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دارالیمن غربی سعادت کے گھر پر تقریب آمین منعقد کی گئی۔ مکرم حسیب احمد صاحب مربی سلسلہ نے ان بچوں سے قرآن کریم کے مختلف حصے سنے اور خاکسار کی طرف سے تمام بچوں کو قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا۔ آخر پر محترم صدر صاحب محلّہ نے دعا کرائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں اور والدین کو یہ اعزاز مبارک کرے اور قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم عدیل احمد صاحب نصیر آباد سلطان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

عزہ بشریٰ بنت مکرم منصور احمد انجم صاحب نے بعمر تین سال گیارہ ماہ قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 21/اپریل 2014ء کو گھر پر تقریب آمین کے موقع پر مکرم ناصر احمد طاہر صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ نے بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ بچی نے قرآن کریم اپنی والدہ محترمہ سے پڑھا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود

ضلع نواب شاہ

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہ مارچ 2014ء میں یوم مسیح موعود کے حوالہ سے ضلع نواب شاہ میں جلسہ ہائے یوم مسیح موعود کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد مقررین نے یوم مسیح موعود کے حوالہ سے تقاریر کیں۔ مندرجہ ذیل جماعتوں نے ان جلسوں کو منعقد کیا۔ نواب شاہ شہر، دوڑ، سکرنڈ اور گوٹھ یار محمد چانڈیو۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھانجے مکرم ڈاکٹر شجر احمد چیمہ صاحب MD امریکہ ابن مکرم نذیر احمد چیمہ صاحب مڑھ بلوچاں ضلع ننکانہ کے نکاح کا اعلان مکرمہ شبرا اسلم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اسلم وڑائچ صاحب ایڈووکیٹ مرحوم فیصل ٹاؤن لاہور کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ امریکن ڈالرز حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بیت الہادی فیصل ٹاؤن لاہور میں مورخہ 16 مئی 2014ء کو کیا۔ مورخہ 17 مئی کو رخصتی کے موقع پر مکرم محبوب احمد راجیکی صاحب صدر جماعت احمدیہ سعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین نے دعا کرائی۔ دلہا والدہ کی طرف سے محترم چوہدری خان محمد صاحب نمبردار آف سعد اللہ پور اور حضرت چوہدری بڈھے خاں آف رجوعہ ضلع منڈی بہاؤ الدین رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ جبکہ دلہن حضرت چوہدری اللہ داد صاحب آف سعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤ الدین رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم چوہدری حسن محمد وڑائچ آف شادیوال ضلع گجرات کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے باعث رحمت و برکت بنائے اور ان کی نسلوں کو بھی ہمیشہ خلافت احمدیہ سے مضبوطی سے جوڑے رکھے۔ آمین

عطیہ خون خدمت خلق ہے

لیکچر ابتدائی طبی امداد

(زیر اہتمام مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ)

مکرم محمد انور نسیم صاحب منتظم عمومی مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کے شعبہ ایثار کے تحت مورخہ 11 مئی 2014ء کو 5:30 بجے شام دفتر انصار اللہ کے بالائی ہال میں ابتدائی طبی امداد اور اس کی اہمیت کے موضوع پر مکرم ڈاکٹر حامد احمد خان صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ نے ایک معلوماتی لیکچر دیا، پروگرام مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مقامی کی صدارت میں ہوا۔ لیکچر کے بعد سامعین کو سوالات کا موقع بھی دیا گیا۔ آخر میں محترم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ مقامی نے اس تعلق میں مختصر طور پر چند باتیں کہیں، مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا اور دعا کروائی اور اس کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اس پروگرام میں نائب زعماء ایثار و منتظمین نے شمولیت کی۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد شفیع خان صاحب اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد خان صاحب مختصر علالت کے بعد مورخہ 15 مئی 2014ء کو انتقال کر گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر مورخہ 19 مئی کو پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد آپ نے ہی دعا کرائی۔ احباب سے مرحوم کے درجات کی بلندی اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ملیریا سے بچاؤ

ملیریا سے بچاؤ کیلئے درج ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ ہونی چاہئے۔ اس سلسلہ میں احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ

گھروں کے باہر کیاریوں اور اردگرد کے ماحول میں سپرے کروانے کی ضرورت ہے۔

دروازوں اور کھڑکیوں پر جالی لگوائیں۔ اگر جالی لگی ہوئی ہو تو انہیں بند رکھیں۔

خصوصاً رات کے اوقات میں Repellant میٹس اور جلیبی ٹائپ رنگ وغیرہ استعمال کریں۔

گھروں کی چھتوں اور صحن میں سونے کی صورت میں مچھر دانی کا استعمال کریں۔

گھروں کے باہر پانی کھڑا نہ ہونے دیں۔

ڈسٹ بن اوپر سے ڈھکے ہونے چاہئیں اور ان کو فوری طور پر خالی کر دیا جائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سیدنا بلال ؓ فنڈ

احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان فرمایا۔ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

’’میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔‘‘

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ!

’’یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔‘‘

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

’’پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔‘‘

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلال ؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کے لئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔

(سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد بجہ صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے کراچی کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

مشہور شہر

بنکاک (Bangkok) تھائی لینڈ کا صدر مقام

بنکاک تھائی لینڈ کا صدر مقام، اہم بندرگاہ اور دریائے مینام کے کنارے خلیج سیام (SIAM) اب خلیج تھائی لینڈ سے 25 میل کی دوری پر واقع ہے۔ اسے اس کے دلفریب اور خوبصورت مناظر سے بھرپور محل وقوع کی بناء پر مشرق کا وینس بھی کہتے ہیں۔ بنکاک کی 90 فیصد برآمدات اور درآمدات اسی بندرگاہ کے ذریعے ہوتی ہیں۔

مشرق میں یہ سفارتکاری کا بھی بڑا مرکز ہے۔ اس شہر کی سیاسی تاریخ میں اس وقت نمایاں تبدیلی آئی جب 1782ء میں شاہ راما اول (KING RAMA-I) نے اپنا دارالحکومت یہاں منتقل کیا۔ یہ چاؤ فرایا (CHAO PHRAYA) کے ڈیلٹا پر خلیج تھائی لینڈ پر ایک اہم شہر کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ راما دوم (RAMA-II) اور سوم (1824-1851ء) نے یہاں بہت سے واٹس (عبادت گاہیں) تعمیر کروائیں۔ جنہیں عبادت گاہوں کے علاوہ سکولوں، ہسپتالوں اور تفریحی مراکز کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ راما چہارم نے گرینڈ پیلس کی مرمت کرائی۔ اور اسے شاہی رہائش گاہ کے طور پر ترقی دی۔ راما پنجم (1868-1910ء) نے بہت سی نئی سڑکیں بنوائیں اور باغات تعمیر کروائے۔ راما ششم (1910-1925ء) نے یہاں چولا لانگ کورن (CHULA LONG KORN) نامی یونیورسٹی بنوائی۔ اور شہر میں پانی کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے آبی راستوں کو قفل لگانے کے انتظامات کئے۔

اسے 1782ء میں تھائی بادشاہ فراچاؤ تک (PHRA CHAOTAIC) نے تھائی لینڈ کا صدر مقام قرار دیا۔

یہ شہر شاندار جھلملاتے واٹس کا شہر ہے۔ فرا کیو بنکاک کا مشہور واٹ ہے۔ اس میں گوتم بدھ کا زمردی مجسمہ رکھا ہوا ہے۔ یہ تھائی بدھوں کا انتہائی مقدس مجسمہ ہے اور سنگ یشب کے ایک ہی ٹکڑے کو تراش کر بنایا گیا ہے۔ اس کی اونچائی 246 فٹ ہے۔ اس کی پوشاک ہیرے اور جواہرات سے مرصع ہے۔ واٹ ارون ایک اور مشہور واٹ ہے اس کی اونچائی 243 فٹ ہے۔

یہاں بہت سے محلات بھی ہیں جن میں گرینڈ پیلس قابل ذکر ہے۔ یہ محل ایک مربع میل پر محیط ہے۔ اس کی قلعہ نما مرمریں دیواریں، بلند و بالا دروازوں والی عمارات اور چمکدار میناروں کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے یہ محلات پرستان بادشاہوں کے لیے تعمیر کئے گئے تھے۔ یوروم پیاں یہاں کا ایک اور شاندار محل ہے۔ یہ کسی زمانے میں راما ششم (RAMA-VI) کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال ہوتا تھا مگر اب یہ سرکاری مہمان خانے کے طور پر مستعمل ہے۔

دیگر سرکاری عمارات میں قومی اسمبلی ہال قومی عجائب گھر اور 8 یونیورسٹیوں کی شاندار عمارات قابل ذکر ہیں۔ بنکاک میں ایک درجن سے زائد بڑے ہوٹل ہیں۔ جن میں ہان تھائی بلٹن، اورینٹل، میریٹ، گارڈن، کیفے، گولڈ ڈریگن، اور نیو پینگ، شیراٹن پینگ اور مسلم ریسٹورنٹ شامل ہیں۔ ان ہوٹلوں میں تھائی، چینی، جاپانی، یورپی، کوریائی، بھارتی اور پاکستانی طرز کے کھانے پکائے جاتے ہیں اور ہر وقت آسانی سے دستیاب ہوتے ہیں۔ تھائی لینڈ میں چاول بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ اس لیے یہاں بیشتر کھانے چاولوں سے ہی تیار کئے جاتے ہیں۔ تھائی لینڈ کے کھانوں میں چاول بنیادی غذا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

یہاں کی تیرتی ہوئی مارکیٹ بھی دنیا بھر میں اپنی طرز کی واحد مارکیٹ ہے جو دریائے چاؤ فرایا کے کنارے بنائی گئی ہے۔ اس کی لمبائی 144 فٹ ہے اور اس میں کام کرنے والوں کی تعداد 6 درجن کے لگ بھگ ہے۔

یہاں سے بنکاک ورلڈ اور بنکاک پوسٹ انگریزی روزنامے بھی شائع ہوتے ہیں۔ اکثر اخبارات تھائی زبان میں شائع ہوتے ہیں۔ یہ شہر صنعتی اعتبار سے ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ تھائی لینڈ کی ریڈ کراس سوسائٹی کے زیر اہتمام یہاں سانپوں کا فارم بھی قائم کیا گیا ہے اس میں تھائی لینڈ میں پیدا ہونے والے مختلف اقسام کے سانپ رکھے گئے ہیں۔

شہر کو دو میونسپلٹیوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور انہیں بہت سے پلوں کے ذریعے باہم ملا دیا گیا ہے۔ مشرقی کنارے پر کرنگ تھیپ (KRUNG THEP) اور مغرب میں تھون بوری (THON BURI) ہے۔

بنکاک شہر کا رقبہ 604 مربع میل ہے۔ اس شہر کی آبادی آٹھ لاکھ سے زائد ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد غیر ملکیوں کا داخلہ روکنے کے لیے قانون بنایا گیا جس کے تحت غیر ملکیوں کا کوٹہ کبھی کل آبادی کے تین فیصد سے زائد نہیں ہوگا۔

یہاں ایک بہترین بین الاقوامی ہوائی اڈہ ڈان موانگ (DON MUANG) بھی ہے جو دنیا کے بڑے بڑے شہروں سے مربوط ہے۔ ریلوے سٹیشن سے اس کو دوسرے شہروں سے منسلک کر دیا گیا ہے۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

درخواست دعا

❁ مکرم لقمان احمد قمر صاحب دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم گلزار احمد شاہد صاحب امیر ضلع سکھر گزشتہ نو دس سال سے ہیپاٹائٹس سی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ وقفہ وقفہ سے بخار ہوتا رہتا ہے اور پیٹ میں درد بھی رہتا ہے۔

اسی طرح خاکسار کی والدہ محترمہ ساجدہ گلزار صاحبہ صدر لجنہ ضلع سکھر بھی جوڑوں وغیرہ کے درد کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کے والدین کو صحت کاملہ و عاجلہ والی لمبی عمر عطا فرمائے اور ہر قسم کے ہم و غم سے محفوظ رکھے۔ آمین

ربوہ میں طلوع و غروب 29 مئی

طلوع فجر	3:27
طلوع آفتاب	5:02
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	7:09

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

29 مئی 2014ء

1:50 am	دینی و فقہی مسائل
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اگست 2008ء
4:00 am	انتخاب سخن
6:30 am	جلسہ سالانہ یوکے
8:00 am	دینی و فقہی مسائل
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	پیس کانفرنس 2007ء
1:50 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
9:30 pm	ترجمۃ القرآن
11:20 pm	پیس کانفرنس

کمر درد کیپسول
کمر درد کی مفید دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434-6211434

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائٹر: فرید احمد: 0302-7682815

دو عدد مکان ڈبل سٹوری
برائے فروخت
نزد بیت المجید محلہ احمد نگر
رابطہ: 0334-6372686

قائم شدہ 1952
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

وردہ فیبرکس گرمیوں کا تحفہ
لان شرٹ پیس صرف -/220 روپے میں حاصل کریں
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

مکان برائے فوری فروخت
دارالصدر غربی
رابطہ: 0333-4508246
0346-2555192

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
اقصیٰ روڈ ربوہ
Mob:03007700369

ایکسپریس کوریئر سروس
کی جانب سے خوشخبری
جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر چھوٹے بڑے پارسل جرمنی بھجوانے پر حیرت انگیز 20 کلو یا اس سے زائد 380 روپے فی کلو
برانچ: نزد سپر برگر بشارت مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
72 گھنٹے میں ڈلیوری کی سہولت بھی ہے
یورپ کے پارسل پر ٹیکس نہ لگنے کی گارنٹی
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
Express Courier Service
گولبازار نزد مسلم کمرشل بینک ربوہ فون: 047-6214955
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213

FR-10